نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا
بَن رہا ہے سارا عالم آئینہ اَبصار کا

چاندکو کل دیکھ کر میں سخت بےکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حُسن کا دِل میں ہمارے جوش ہے
مَت کروکچھ ذِکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رَہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

(درِّثمین)

ہے عجب میرے خُدا میرے پہ اِحساں تیرا
کِس طرح شُکر کروں اے مرے سُلطاں تیرا

ایک ذرّہ بھی نہیں تُونے کِیا مُجھ سے فرق
میرے اِس جِسم کا ہر ذرّہ ہو قُرباں تیرا

سَر سے پا تک ہیں الٰہی ترے اِحساں مجھ پر
مُجھ پہ برسا ہے سَدا فضل کا باراں تیرا

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مُجھ پہ بے حد ہے کرم، اے مرے جاناں تیرا

تخت پر شاہی کے ہے مُجھ کو بٹھایا تُونے
دین و دُنیا میں ہُوا مُجھ پہ ہے احساں تیرا

(درِّثمین)

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمِنن شُکر و سپاس
وُہ زباں لاؤں کہاں سے جِس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مُجھ کو خود بن کر گواہ
کر دِیا دُشمن کو اِک حملہ سے مغلوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رَہ میں پاتے ہیں جزا
مُجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

(درِّثمین)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مُجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اِسی دین پر رہوں
اِسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواززات ہے تیری ہی اے خُدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیحؑ سا ہے دِیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں مَیں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ مِلا مجھے

(کلامِ محمود)

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وَا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا

جو کہ شمعِ رُوئے دِلبر پر فِدا ہو جائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اُس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ رُوحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

جو کوئی تقویٰ کرے گا پیشوا ہو جائے گا
قبلہ رُخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائے گا

دیکھ لینا ایک دِن خواہش بَر آئے گی مِری
میرا ہر ذرّہ محمدؐ پر فِدا ہو جائے گا

(کلامِ محمود)